بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ے

مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت از معاونین مر

قادیان مین ۴ر

جلد ۶

گورنمنٹ ۲۰۰

نمبر ۳۵

مورخہ ۱۹ - رجب ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ - اگست ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گوئم بانو گرآئی چہ ادر قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

فی پرچہ ۲ر

افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ ورد بنائیگا - چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر - نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا - بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا - کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو دیا بیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ... للعہ

معاونین درجہ اول جنکو ۱۲ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... صر

معاونین درجہ دوم جنکو ۸ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... للعہ

عام قیمت پیشگی ... ے

مابعد ... للعہ

فی پرچہ ... ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب پیشگی لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد مین نہین مل سکیگا رسید اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے تمام روپیہ بنام میان معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیے

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار - آج مین احمد کے ہاتھ پر تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین

تمکینِ دین و تبلیغ الاسلام

ملک ولایت

یسوع ہندوؤں کا شاگرد تھا

ایک صاحب لکھتے ہین کہ یسوعؑ کا یہ قول کہ اپنا خزانہ زمین پر نہ جمع کرو۔ بلکہ آسمان پر۔ ہندوؤن کی پرانی کتابون مین موجود ہے اور ایسا ہی یہ قول کہ زندگی کا دروازہ تنگ ہے اور تھوڑے ہین جو اس مین سے گذرتے ہین مہابھارت مین موجود ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اقوال یسوع نے ان کتابون سے لئے۔ (یا مطابق اصطلاح پادریان کے جو ہمارے بزرگون کے حق مین استعمال کیا کرتے ہین۔ چوری کئے ہیں) چونکہ یسوع مسیح کا ہندوستان مین آنا ایک ثابت شدہ امر ہے اس واسطے یہ امر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس کا نام چوری نہین۔ بلکہ یسوع مسیح ایک انسان اور خدا کا نبی تھا اور ایسے ہی ہندوستان مین بھی خدا کے نبی گذرے ہین اس واسطے ممکن ہے۔ کہ ہر دو کے الفاظ ایک ہوں صداقتین آخر ایک ہی ہین۔

یہ سزا نہین

یورپ کے علاقہ ہنگری مین دو بیویان کرنے والے کے لئے بطور سزا یہ قانونی مجبوری مقرر ہے۔ کہ دونون بیویون کو ایک ہی گھر مین رکھے اور خود بھی اس مین رہے۔ ہمارے نزدیک یہ کوئی سزا نہین۔ بلکہ اس ملک مین تعدد ازدواج کے پھیلنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ اسلامی شریعت کے مطابق ہر عورت کے واسطے ایک جدا بیت کا ہونا ضروری ہو گھر خواہ ایک ہی ہو۔ بلکہ مرد کا کمرہ بھی جدا ہونا چاہیئے اس کے سوائے ایک گھر کے اندر رہنا کوئی تکلیف کا موجب نہین بلکہ دانا لوگ ایک ہی جگہ رہنا باہمی تعلقاتِ محبت کے بڑھانے کا ذریعہ بنا لیتے ہین۔ معمولی اختلاف کسی امر مین ہو کر کچھ بحث مباحثہ یا وقتی ناراضگی کا ہو جانا تعدد ازدواج پر کوئی عیب نہیں ہو سکتا کیونکہ بغیر اس تعلق کے بھی اگر کچھ مرد یا عورتین ایک جگہ جمع ہوں تو بسبب اختلاف عادات اور طبائع کے کچھ نہ کچھ تنازعہ کبھی ہو ہی جاتا ہے۔

دہریہ پادری

انگریزی دنیا پادری لیزلی سٹیفن صاحب کے نام سے بخوبی واقف ہے۔ پادری صاحب موصوف بائبل اور یسوع کے مذہب پر بالکل ایمان نہ رکھتے تھے اور دہریہ مزاج آدمی تھے۔ باوجود اس کے انہون نے پادری پنے کی ڈگری حاصل کی تھی اور تمام پادریانہ اختیارات اور حقوق ان کو حاصل تھے۔ ان کے ڈگری حاصل کرنے پر لنڈن کا میگزین کوارٹرلی ریویو جولائی ۱۹۰۷ء کے نمبر مین لکھتا ہے۔ کہ باوجود بے دین ہونے کے پادری بن جانے مین لیزلی سٹیفن صاحب کا کچھ قصور نہ تھا بلکہ یہ فعل ان کے واسطے جائز اور ضروری تھا کیونکہ کیمبرج یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق وہ یونیورسٹی کے فیلو بن نہ سکتے تھے۔ جب تک کہ وہ پادری نہ بنتے اور فیلو بننا ضروری تھا۔ اس واسطے وہ پہلے پادری بن گئے اور اس امر کو مذہب کے گہرے خیالات کے ساتھ کچھ تعلق نہ تھا۔ کیونکہ بہت سے آدمی اس قسم کے ہین جو صرف عیسائیت کو اس واسطے لئے بیٹھے ہین کہ ان کے باپ دادا عیسائی تھے ورنہ انہون نے کبھی گہرے طور پر اس امر پر غور نہین کیا۔ کہ مذہب کیا شے ہے اور عیسائیت کیا چیز ہے؟ دوسرے الفاظ مین وہ گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہین۔

کیا سچ فرمایا ہے۔ قرآن شریف نے مالھم بہ من علم ولا لآبائہم۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا۔ اس بات پر نہ ان کو کچھ علم حاصل ہے اور نہ ان کے باپ دادون کو کچھ علم حاصل تھا۔ بہت بڑی بات ہے جو ان کے مونہہ سے نکلی اور بالکل جھوٹھ بولتے ہین۔

مصلوبِ عیسائیت

(ترجمہ واقتباس از میگزین لائٹ آف انڈیا بابت ماہ مارچ ۱۹۰۷ء)

(مطبوعہ شہر لوس انگلیس واقعہ ملک امریکہ)

جب سے یسوع کا خون کلوری پہاڑ پر گرایا گیا ہے اس مقدس خون کے قدم بقدم اور اس کے نام کی خاطر دنیا خون سے بھری ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ صلیبی پیغام تو صلح اور محبت کا تھا اور یسوع کا سبق تو نرمی اور امن کا تھا۔ پر خود صلیب اور یسوع کے نام سے تب سے لیکر آج تک دنیا نے مجنونانہ خون ریزیون اور کشت و خون کا کام کیا ہے۔

یسوع کا کچھ قدم ہی ایسا مبارک تھا کہ جب اس نے دنیا مین جنم لیا۔ تو اس کے پیدا ہوتے ہی ہزارون بے گناہ بچے بے دریغ تہ تیغ کئے گئے۔ جب وہ بڑا ہوا تو وہ خود اسی ظلم کا شکار ہوا اور اس کے بعد اس کے ساتھی خون آلودہ کئے گئے۔ یہان تک کہ ان ساتھیون نے طاقت پکڑی۔ تو انہون نے اپنے دشمنون کا خون بہانا شروع کیا اور جب یہ بھی ختم ہوا تو عیسائی فرقے آپس مین کشت و خون کرنے لگے اور اس طرح خداوند کی بھیڑون نے اس نامی بزرگ کے نام کو سرخ حروف کے ساتھ ہمیشہ روشن رکھا۔

وہ دن تو گذر گئے۔ جب کہ پادری لوگ اپنے مذہب کی خاطر تلوار چلانے کی منادی کیا کرتے تھے۔ کیونکہ دنیا اب دانا ہو گئی ہے اور مدرسون کے پڑھے ہوئے طالب علم ان کے کہنے مین نہین آ سکتے۔ تاہم اب غیر مذاہب پر نا جائز حملے کرنے کے واسطے ایک نئی راہ اختیار کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ امریکہ کے شہرون مین ایسے مدرسے بنائے گئے ہین جہان کہ لوگ مشنری بنائے جاتے ہین چونکہ امتحان بہت آسان ہوتا ہے اس واسطے اکثر لوگ جو قانون اور ڈاکٹری کی محنت برداشت نہین کر سکتے۔ اس کٹھن راستہ سے باآسانی گذر جاتے ہین اور پیشتر اس کے کہ عقل و فکر کی جوانی حاصل کرین۔ ہنوز سچ مچ لیسلے ہی ہوتے ہین۔ جبکہ غیر ملکون مین وعظ کرنے کے واسطے بھیجد ئے جاتے ہین۔ یہ لیسلے طبعاً اتنے فہیم نہین ہوتے۔ کہ غیر ملک کے بزرگون اور دیگر ادیان کے سردارون کو کس طرح مخاطب کرنا چاہیئے اس واسطے وہ اپنے گرجے مین کھڑے ہو کر سب کو بے دھڑک گالیان سناتے ہین اور ہر ایک پر عیب لگانے کے واسطے ہمیشہ طیار رہتے ہین۔

برقی طوفان کی آمد

مسٹر ٹی۔ اے۔ ایڈیسن اپنے حیرت انگیز ایجادون کے علاوہ فونوگراف کی وجہ سے دنیا کے دور افتادہ حصون مین اس قدر شہرت رکھتے ہین کہ اس کی نسبت کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے۔

مسٹر ایڈیسن کا خیال ہے کہ آئندہ دس سال مین اہل دنیا ایسے عجیب و غریب ترقیات اور اس قدر حیرت انگیز ایجادات دیکھین گے جو گذشتہ نصف صدی مین بھی نصیب نہوئے ہون گے کچھ ہی عرصہ بعد کاشتکار بذریعہ نائٹروجن اپنے کھیتون کو مالا مال کرین گے الکٹریسیٹی یعنی علم البرق ابھی حالت طفلی مین ہے اور باوجود اس کے ساتھ حال

کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی ومکرمی جناب حضرت مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آجکل کشمیر مین عرصہ چار ماہ سے ہیضہ کی بیماری بڑی سخت پڑی ہوئی ہے۔ ہزارون آدمی اس دنیائے فانی کو الوداع کہہ کر ملک عدم کو چلے گئے گھرون کے گھر خالی ہو گئے۔ چیف میڈیکل آفیسر دورہ کر رہا ہے۔ چونکہ کشمیر کے باشندے تو پہلے ہی کم حوصلے ہین۔ اب اس پر بھی زیادتی ہوئی۔ خصوصاً ایک گھر مین ایک شخص جو کہ اس گھر کا مالک [illegible] بیمار ہو گیا اس کے بال بچے جتنے تھے وہ سب بھاگ گئے جب وہ بیچارہ ”العطش العطش“ کی حالت مین مر گیا۔ تو گاؤن کے نمبرداروں نے بغیر تجہیز وتکفین کے اس مردے کی لاش دفن کر دی۔ راقم بھی اسی بیماری کے عارضہ سے بیمار پڑا۔ اور کسی شخص کو میرے بچنے کی امید نہ رہی اور میرے مخالف نہایت خوش اور خورم ہوئے اور ہر ایک آدمی کو نصیحت کرنے لگے۔ کہ جو شخص اس کی خبر گیری کے لئے [illegible] قیامت کے دن [illegible] جماعت کے ساتھ دوزخ مین داخل ہوگا۔ یہان تک کہ حکیم بھی ڈر کے مارے میرے علاج کے لئے نہین آیا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ مجھے خداوند کریم نے اپنے فضل وکرم سے صحت کامل عطا کی۔ اور میرے مخالفون کا موہنہ کالا ہو گیا اور بہت سے لوگ اس سلسلے پر ناسزا کہنے سے باز آ گئے۔ لیکن شریر ملانے کہان ماننے لگے۔ وہ تو ”صد نشان بینند غافل بگذرند“ مخبر صادق کی باتین نہایت صفائی اور روشنی سے ظاہر ہوتی ہین۔ یہان کا میر واعظ رسل بابا صاحب جس کو سری نگر کے لوگ عالم بڑا اور لاثانی مانتے ہین اس کی یہ تقریر ہے کہ جو کچھ حضرات مفسرین اور محدثین لکھ گئے ہین وہی سچ ہے۔ باقی سب جھوٹھ۔

اور گاؤن مین تو ایک علیحدہ میر واعظ صاحب ہے جس کا مرتبہ وہ لوگون نے شاہ عبد الحق صاحب رح دہلوی سے بھی بلند کر دیا ہے۔ جو کہ اپنی کج فہمی سے ”چند واعظ نشت ونانع خطیب“ کا مصداق ہوا ہوا ہے۔ وہ تو یون اپنے سامعین کو وعظ ونصیحت سے سرشار کرتے ہین۔ کہ سید عبد القادر صاحب رح گیلانی (نعوذ باللہ) ذات ذوالجلال کا قلم ہے۔ جو کچھ قلم سے لکھا جائیگا وہ صحیح اور درست ہے۔ یعنے جو کچھ سید عبد القادر صاحب رح نے کہا ہے اور لکھا ہے۔ پس جو شخص قلم سے (سید عبد القادر صاحب سے) منکر ہو جاویگا۔ وہ تو لکھنے والے (اللہ تعالیٰ سے) بھی منکر۔ اب یہان پر جائے غور ہے۔ کہ گو مندرجہ بالا فقرات سے یہ مراد ہے کہ ایمان کی جڑھ سید عبد القادر صاحب کے قول وفعل پر چلنے اور یقین کرنے پر ہی منحصر ہے اگر ان کے قول وفعل پر چلنا ایک باایمان مسلمان کے لئے کوئی کفر کا الزام نہین۔ لیکن صاف طور پر یہ بات دل پر جم جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے۔ وہ صرف صاحب موصوف کے غرض سے کیا ہے۔ بلکہ یہ بھی خیال گزرتا ہے۔ کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ صاحب ممدوح کے ہی حوالہ کر دی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ چون ہمین مکتب است این ملا۔ کار طفلان تمام خواہد شد۔

مسلمانو! ایسے آدمیون کی صحبت سے پرہیز کرو دیکھو دنیا پر کیسے کیسے عذاب نازل ہوتے جاتے ہین اب بھی بدیون سے باز آؤ۔ نہین تو بعد مین پچھتاؤ گے کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

نصیحت بگفتم اگر بشنوی ٭ وگر نشنوی خود پشیمان شوی

خاکسار میر غلام احمد مہجور از یار کلان ریاست کشمیر

نظم

(از سخاوت علی صاحب روہیل کھنڈ شاہجہانپور)

ہو اٹھتے بیٹھتے ہر دم یہی ورد زبان مجھ کو
کرم سے اپنے پہونچا دے الٰہی قادیان مجھ کو
تصدق احمد مرسل کا صدقہ اپنی رحمت کا
دکھا دے جلد یارب سرزمین قادیان مجھ کو
تپ فرقت سے کل پڑتی نہین ہر سخت بیکل ہون
ملا یارب مسیحا سے دکھا دارالامان مجھ کو
ہی صدمہ روح پر دل مین چبھا ہے خار حسرت کا
غم دوری حضرت نے کیا ہے نیم جان مجھ کو
مرے ہادی ترے قدمون پہ مٹ جاؤن یہ حسرت ہے
ترے صدقہ سے حاصل ہو حیات جاودان مجھ کو
بھلا کیون کر نہ ہون نازان مین اپنی خوش نصیبی پر
ملا ہے میری قسمت سے مسیحائے زمان مجھ کو
عدو کی بدزبانی پر ہون چپ مین حکم حضرت سے
نہ سمجھے کوئی بدگو۔ بے دہن ہون ہر بے زبان مجھ کو
کرامتین ہزارون سینکڑون اعجاز ظاہر ہین
خدا شاہد دکھائے اپنے لاکھون ہین نشان مجھ کو
خبر قرآن دیتا ہے وفات ابن مریم کی
بھلا ہو زندگی کا کس طرح سے پھر گمان مجھ کو
یقین رکھتا ہون بیشک آپ ہی ہین مہدی وعیسیٰ
نہین کچھ غم کہے کافر اگر سارا جہان مجھ کو
[illegible] حضرت کی [illegible]
یونہی ثابت قدم رکھے خدائے مہربان مجھ کو

تاریخ بناء مکان

جناب مولوی حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے عاجز کے مکان کے واسطے ایک تاریخ از روئے محبت لکھ کر ارسال فرمائی ہے۔ جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور ان کو بھی ان کے والدین مرحوم کی طرح [illegible] نزول مسیح موعود کے واسطے مہاجر بنا کر خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔ ؎

محمد صادق، مفتی صدق
کہ باشد بدر او انوار خورشید
بنا یک منزل اندر قادیان کرد
ضیاء او بود آثار خورشید
حسین از دے نویسد سال تعمیر
۱۳۲۵
بنام او کہ باشد دار خورشید
الٰہی باد روشن تا قیامت
مکان چون رونق بازار خورشید

المخطبة

عنا — میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ ۱۱ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے، بدین شرائط پہ لڑکا احمدی صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو

راقم۔ ن۔ د

خط وکتابت بمعرفت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۱۹ - رجب المرجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ اگست ۱۹۰۷ء - ۱- اِنّ الّذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللہ سینالھم غضب من ربّھم

ترجمہ تحقیق وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کے راہ سے روکا انکو ان کے رب سے غضب پہونچیگا۔

۲- یومَ تاتی السماء بدخانٍ مبین

ترجمہ جس دن آسمان کھلے طور پر دھوان لائیگا۔

۳- انّ خبر رسول اللہ واقع

ترجمہ - اللہ کے رسول نے جو خبر دی تھی وہ واقع ہونیوالی ہے۔

۴- لا تحزن انّ اللہ معنا۔

ترجمہ - غم نہ کر تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے

۵- اِنّ ربّی کریمٌ قریبٌ

ترجمہ - تحقیق میرا رب سخی ہے اور نزدیک ہے

۶- انّہ فضل ربّی - انہ کان بی حفیا

ترجمہ - میرے رب نے فضل کیا وہ مجھ پر مہربان ہے

۷- انّی معک یا ابراھیم

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اے ابراہیم -

۸- لا تخف صدقت قولی

ترجمہ - تو کچھ خوف نہ کر مین نے اپنی بات کو سچا کر دکھایا یعنی سچی کر کے دکھاؤں گا۔

۲۷ اگست ۱۹۰۷ء - صاحبزادہ میان مبارک احمد صاحب جو سخت تپ سے بیمار ہین اور بعض دفعہ بیہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ابھی تک بیمار ہین ان کی نسبت آج الہام ہوا

قبول ہوگئی - نو دن کا بخار ٹوٹ گیا

یعنی یہ دعا قبول ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ میان صاحب موصوف کو شفا دے - یہ پختہ طور پر یاد نہین رہا کہ کس دن بخار شروع ہوا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میان کی صحت کی بشارت دی اور نوین دن تپ کے ٹوٹ جانیکی خوشخبری پیش از وقت عطا کی ہے نوین دن کی تصریح نہین کی اور نہ ہو سکتی ہے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ تپ کی شدید حالت جس دن سے شروع ہوئی وہ ابتدا مرض کا ہوگا - واللہ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ایک سوال از مولوی عبد الوہاب دہلوی اور اوس کا جواب شافی و کافی

از طرف سید محمد احسن صاحب امروہوی

سوال ۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے رسائل اور کتب مین تحریر فرمایا ہے ۔ کہ درصورت دوبارہ نزول حضرت عیسیٰ کے جیسا کہ مخالفین کا عقیدہ ہے ۔ حضرت عیسیٰ کا جواب جو فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم ہے ۔ غلط ہوا جاتا ہے ۔ کیونکہ دوبارہ نزول ان کا اگر مانا جاوے تو حضرت عیسیٰ کو اہل کتاب کے مشرک ہونے کی خبر ضرور ہوگی کیونکہ انہون نے اہل کتاب کو بوقت نزول ثانی اپنے کے اتخاذ الہ کا قائل پایا ہوگا اور آسمان سے اوتر کر اسی کفر و شرک کو اون کے دور کیا ہوگا ۔ حتی کہ تمام اہل کتاب اون پر ایمان لے آوین گے ۔ انتہیٰ ۔ یہ حضرت مرزا صاحب کی تحریر ہے جو ان کی کتابون مین لکھی ہوئی ہے ۔ لیکن یہ استدلال مرزا صاحب کا عدم نزول ثانی مسیح پر غلط ہے کیونکہ اسی رکوع سے پہلے رکوع مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا ۔ اس آیت مین تمام رسولون نے بالکل اپنے علم کی نفی ہی کی ہے ۔ کیونکہ لفظ علم کا جو نکرہ ہے حیز نفی مین وارد ہوا ہے اور الرسل سے بھی جملہ رسول مراد ہین جبتک کہ کوئی مخصص موجود نہو اور چونکہ حضرت عیسیٰ بھی رسول ہین تو اس لئے وہ بھی الرسل مین داخل ہین ۔ پس جس طرح کہ اس آیت مین نفی علم کی قائل تمام رسول ہوئے اوسی طرح حضرت عیسیٰ بھی باوجود نزول ثانوی کے نفی علم کے قائل ہوئے ہین ۔ باوجودیکہ آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم الآیۃ مین نفی علم کی حضرت عیسےٰ سے صرف مفہوم ہی ہوتی ہے ۔ منطوق نہین ہے لیکن آیت قالوا لا علم لنا مین نفی علم کی منطوقاً و نصاً موجود ہے پس جو تاویل قالوا لا علم لنا مین کی جاوے گی وہی تاویل بعینہا کنت انت الرقیب مین بطریق اولیٰ کی جاسکتی ہے ۔ فما ہو جوابکم فہو جوابنا ۔ الحاصل یہ استدلال حضرت مرزا صاحب کا عدم نزول ثانوی حضرت عیسےٰ پر ٹھیک نہین ہو سکتا اور نہ آیت کنت انت الرقیب علیھم منافی ہے ۔ نزول ثانوی عیسےٰ پر اور سائل یہ نہین کہتا ہے ۔ کہ قالوا لا علم لنا مین کوئی تاویل صحیح نہین ہوسکتی ۔ مگر یہ ضرور کہتا ہے ۔ کہ جو تاویل قالوا لا علم لنا میں کی جاسکتی ہے ۔ وہی تاویل یہان پر بھی ہوسکتی ہے ۔

الجواب

یہ سوال ناشی ہے علوم آلیہ کی بے خبری کی وجہ سے ۔ کیونکہ دونون سوالون اور اون کے جوابون مین تفاوت زمین و آسمان کا ہے ۔ اب اس تفاوت کو سمجھ لو ۔ کہ لفظ ما ذا مین حرف ما استفہام کے لئے ہے اور ذا بمعنی الذی کے ہے دیکھو وجوہ الاعراب امام ابو البقا وغیرہ کو ۔ اور یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ لفظ الذی کا بسبب موصول ہونے کے حقیقتاً عموم کے لئے آتا ہے ۔ اس لئے لفظ ما ذا استفہامی تمام حالات کو شامل ہے ۔ خواہ وہ حالات ظاہری ہون یا باطنی ۔ جسمانی ہون یا روحانی ۔ اور قرآن مجید مین یہ لفظ ما ذا کا جس کے معنی حسب تصریح امام فن لغت اور امام فن اعراب کے بمعنے ما الذی کے ہی بہت جگہ وارد ہوا ہے اور اکثر جگہ پر اوس سے عموم ہی مراد ہے ۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ماذا اراد اللہ بھذا مثلاً یعنی ما الذی اراد اللہ بھذا مثلاً ایضاً فماذا تامرون ۔ ماذا تفقدون فانظر ماذا یرجعون ۔ فانظری ماذا تامرین ۔ قالوا ماذا قال ربکم اروني ماذا خلقوا ۔ ماذا تعبدون ۔ اروني ماذا خلقوا من الارض ماذا قال انفا ۔ وغیرہ وغیرہ ان جملہ آیات مین ذا بمعنی الذی کے ہی آیا ہے ۔ پس ماذا اجبتم کے معنی ما الذی اجبتم ہوئے جو عموم حالات سے سوال کیا گیا ہے اور یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ حالات انسانی خواہ ظاہری ہون یا باطنی ۔ جسمانی ہون یا روحانی ۔ یعنے اعمال ہون یا عقائد ماتحت احکام آلہی کے ہونے ضروری ہین ۔ کہ درصورت موافقت کے باعث نجات ہین ۔ اور درصورت مخالفت کے موجب سخط آلہی کے ہین اور پھر اگر امعان نظر کی جاوے تو ان اعمال اور عقائد کے مراتب باعتبار اخلاص و کمال اخلاص و ضعف اخلاص کے بھی درجات مختلفہ رکھتے ہیں مثلاً ایک تو عمل نماز کا وہ ہے جو حضرت صدیق اکبر اور دیگر مخلصین صحابہ سے صادر ہوتا تھا اور دوسرا نماز کا عمل وہ ہے جس کو شیخ سعدی نے بیان کیا ہے ؎

کلید در دوزخ است آن نماز ۔ کہ در روئے مردم گذاری دراز ۔ کہ داند کہ در بند حق نیستی اگر بے وضو در نماز ایستی ۔ یہ تو نمونہ ہے اعمال ظاہری ۔ آگے رہے عقائد متعلق الہیات و نبوات و معاد کے اون کی خبر سوائے علام الغیوب کے کسی کو ہو ہی نہین سکتی ہے خاکسار نے مالک یوم الدین کی تفسیر مین ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ ہے ۔ کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ اولیٰ یعنے دنیا و عقبےٰ یعنی آخرت دونون کا مالک ہے ۔ پھر ملکیت کی تخصیص یوم الدین کی ساتھ کیون فرمائی گئی ہے ۔ وجہ یہ کہ ذات پاک مالک دار الجزاء کے لئے لازم ہے کہ دار العمل دنیا کے ہر ایک عمل جزوی و کلی مخلصانہ و غیر مخلصانہ کو بھی بخوبی جانتا ہو اور بمقدار اخلاص و کمال اخلاص و عدم اخلاص و ضعف اخلاص وغیرہ وغیرہ سے پورا علیم و خبیر ہو تاکہ بحکم جزاءً وفاقاً کے عمل کے موافق جزا دیجاوے ورنہ ظلم لازم آویگا ۔ پس جو ذات پاک مالک دار الجزا یعنی مالک یوم الدین فرما دینے کی کوئی ضرورت نہ رہی ۔ کہ مالک دار العمل فرمایا جاتا ۔ کیونکہ کلام بلیغ کے لئے ضروری ہے کہ غیر ضروری شے کا ذکر نہ کیا جاوے تاکہ حشو لازم نہ آوے ۔ اس لئے صرف مالک یوم الدین ہی فرمایا گیا ۔ الحاصل چونکہ جملہ اعمال و عقائد امت کی تبلیغ و تعلیم انبیاء کے لئے ضروری تھی اس لئے ماذا اجبتم اون سب کو شامل ہے ۔ پس اس لئے ماذا اجبتم کا جواب بجز لا علم لنا کے اور کچھ نہین ہوسکتا ۔ کیونکہ ہر ایک اعمال و عقائد اور ان کے مدارج کا احوال بجز علام الغیوب کے نہ کسی نبی کو معلوم ہوسکتا ہے اور نہ کسی ولی کو ۔ اور آیت فلما توفیتنی مین جو اللہ عزّ کے سوال کے جواب مین ہے اس کا قیاس کرنا آیت قالوا لا علم لنا پر قیاس مع الفارق ہے کیونکہ یہان پر ایک سوال خاص ہے ۔ یعنی صرف اتخاذ الہ کا سوال ہے لہذا ایک خاص جزئی سوال کے جواب مین حضرت عیسیٰ کو اپنی لاعلمی کا بیان کرنا خلاف واقع ہے اس لئے حضرت عیسےٰ کے نزول ثانی کے لئے یہ آیت منافی ہوئی جاتی ہے اس جگہ پر ایک سوال اور ہے اور وہ یہ کہ انبیاء اور نیز بعض اولیا قیامت کے روز اپنی اپنی امت اور جماعت کے لئے گواہ ہو کر بھی پیش کئے جاوین گے ۔ کما قال اللہ تعالیٰ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا ۔ ایضاً و کذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم

(حاشیہ:) ۲ ہوا ہی کہ ضرور بالضرور لازم ہی کہ مالک دار العمل بھی ہو اوس لئے باوجود مالک یوم الدین

شہید آ۔ پس جبکہ انبیاء اور بعض اولیاء کو اپنی اُمّت اور جماعت کا علم ہی نہیں ہے۔ تو پھر وے شہادت کیون کر دے سکین گے۔ شاہد کے لئے ضروری ہے۔ کہ مشہود علیہ کے حالات سے واقف ہو۔

الجواب

ان آیات مین جملہ حالات جزوی وکلی کی شہادت مفصلاً مراد نہین ہے۔ بلکہ صرف وہ کفر وشرک وتکذیب ظاہری یا اسلام ظاہری مراد ہے۔ جہان تک انبیاء علیہم السلام کو مشاہد ہوا تھا یا قرائن حالیہ ومقالیہ سے اون کو معلوم ہوگیا تھا یا خود اللہ تعالےٰ نے کسی منافق یا کافر یا مومن کے کسی مخفی حال سے ان کو مطلع فرمایا تھا یا کسی مومن کے صدق وکمال اخلاص سے اونکو اطلاع دی تھی کیونکہ علم غیب خاصہ اسی علام الغیوب کا ہے۔ حدیث متفق علیہ مین موجود ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین۔ انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم فلعل بعضھم ان یکون ابلغ بحجتہ من بعض فاحسبہ انہ صادق فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ھی قطعۃ من النار فلیحملھا او یذرھا۔ حاصل ترجمہ یہ ہے کہ مین بھی بشر ہون اور ایسا اتفاق ہوجاتاہے۔ کہ مقدمات مین جھگڑنے والے میرے پاس آتے ہین اور بعض خصم ایسے لسّان ہوتے ہین۔ کہ اپنی حجت کے بیان کرنے مین دوسرے فریق پر غالب آجاتے ہین اور مین اجتہاداً سمجھ لیتا ہون کہ وہ صادق ہے۔ یعنے باوجودیکہ نفس الامر مین وہ کاذب ہے اور اسی کے حق مین فیصلہ کر دیتا ہون حالانکہ وہ اصل مین باطل پر ہوتا ہے۔ پس جب شخص کے لئے کسی مسلمان کے حق کا مین بظاہر فیصلہ کر دون تو وہ اندرین صورت اس کے لئے ایک ٹکڑا دوزخ کا ہوتا ہے۔ چاہے تو وہ دوزخ کو خریدے۔ یا دوزخ کو چھوڑ دیوے مطلب یہ کہ دوزخ کا خریدنا اس کو ہرگز نہین چاہیئے اور میرے ظاہری فیصلہ پر بھی فریفتہ ہونا نہین چاہیئے۔ انتہی۔ اور بھی صدہا نصوص بینہ قرآن مجید کی دلالت صریحہ کر رہی ہین۔ کہ انبیاء و اولیاء عالم الغیب نہین ہوتے ہین۔ قال اللہ تعالےٰ۔ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسّنی السوء ایضاً ولا یحیطون بشیءٍ من علمہ الا بما شاء۔ پس توفیق وتطبیق ان آیات اور آیات شہادت مین یہی ہے۔ کہ مراد شہادت انبیاء سے اونہین امور کی شہادت ہے جو انبیاء کو مشاہد ہو گئی ہون۔ یا قرائن حالیہ ومقالیہ سے اونھون نے کوئی حال معلوم کر لیا ہو یا خود اللہ تعالےٰ نے کسی کے حال صدق واخلاص یا نفاق وکفر سے دنیا مین ان کو اطلاع فرمادی ہو۔ اور پھر دیکھو کہ اسی آیت کو کہ لا علم لنا کے سیاق مین کہا گیا ہے۔ کہ انک انت علام الغیوب۔ یعنے وہ حالات جزئیہ جو ہماری نظرون سے مخفی ہین۔ اس کا علم ہم کو ہرگز حاصل نہین ہوسکتا اون سب کا جاننے والا تو تو ہی ہے۔ نہ ہم پھر مین اصل مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون کہ جو سوال حضرت عیسےٰ سے کیا گیا ہے وہ تو اونکی خاص حالت سے سوال ہے۔ جس کا علم حضرت عیسےٰ کو بوقت نزول ثانوی کے یقینی طور پر ہوگیا ہوگا کیونکہ بصورت نزول ثانوی کے اس کو مشاہد کر لیا ہوگا۔ مثلاً ہمارے اس زمانہ مین کون نہین جانتا۔ کہ عیسائیون نے حضرت عیسےٰ اور اون کی والدہ کو معبود قرار دے لیا ہے اور مخالفین کے نزدیک نزول ثانوی حضرت عیسےٰ کا اگر ہووے گا تو خاص اسی اتخاذ الٰہ کے رد اور نفی کرنے کے لئے ہووے گا اور انہین شرکیات کا قلع وقمع حضرت عیسےٰ بوقت نزول ثانوی کے فرمادین گے۔ پس اس خاص امر یعنی اتخاذ الٰہ کی نسبت حضرت عیسےٰ کا یہ کہہ دینا کہ یا اللہ تجھی کو اس کی خبر ہے یعنی مین کچھ نہین جانتا بالضرور خلاف واقع اور کذب ہے جس کی تحذیر کے لئے یوم ینفع الصادقین صدقھم۔ اسی کے آگے فرمایا گیا ہے۔ پس کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے روز حشر مین حضرت عیسےٰ ایسا کذب صریح جناب باری مین بیان کرین۔ پس دونون سوالون اور ان کے جوابون مین بون بعید موجود ہے ببین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ سائل حضرت عیسےٰ کے نزول ثانوی کا ایسا معتقد ہے۔ کہ قرآن مجید مین بھی تناقض ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اس کی خواہش ہے۔ کہ قرآن مجید مین تناقض ثابت ہو جاوے تو ہو جاوے۔ مگر حضرت عیسےٰ کی حیات اور نزول ثانوی قائم رہے وانی لہ ذالک۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ کی وفات تو قطعی طور پر فلما توفیتنی سے اور نیز دیگر نصوص قرآنیہ سے ثابت ہو چکی ہے اور آیت کنت انت الرقیب علیھم وانت علیٰ کل شیءٍ شہید۔ تو جواب واقع ہوا ہے فلما توفیتنی کا اور معنی توفیتنی کے یہان پر بجز موت کے نوم کے بھی نہین ہوسکتے ہین جیساکہ کتب ورسائل سلسلہ مین کالشمس فی نصف النہار ثابت کیا گیا ہے۔ پس حضرت عیسیٰ کا کہنا کہ کنت انت الرقیب علیھم وانت علیٰ کل شیءٍ شہید کیسا صادق مقولہ ہے جس مین ایک ذرہ بھر خلاف نہین۔ مگر اوسی صورت مین کہ وفات کے بعد نزول ثانوی واقع نہ ہووے۔ کیونکہ کسی نبی کو اپنی وفات کے بعد اپنی امت کا حال کچھ بھی معلوم نہین ہوسکتا ہے۔ الا ماشاء اللہ تعالیٰ۔ اور پھر جب کہ یہ لحاظ کیا جاوے کہ نزول ثانوی حضرت عیسےٰ کا شاید تب ہوسکتا ہے کہ اون کی وفات واقع نہ ہوئی ہوتی اور جبکہ وفات ہوچکی ہے تو پھر نزول ثانوی چہ معنی دارد۔ بالآخر یہ عرض ہے۔ کہ قرآن مجید مین تعارض ہرگز ہرگز واقع نہین ہوسکتا۔ وان کان علیٰ زعم المخالف۔ پس ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا۔ اپنی جگہ پر نہائت مناسب اور صحیح ہے۔ کہ ماذا اجبتم کا جواب بجز لا علم لنا کے اور کچھ ہو ہی نہین سکتا اور فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علیٰ ھولاء شہیدا اپنے معنے اور مراد کے ساتھ نہایت درست ہے۔ کہ شہادت انبیاء کی بروز قیامت انہین اعمال اور عقائد پر ہووے گی جو اون کو دنیا مین معلوم ہوچکے تھے اور جواب حضرت عیسےٰ کا فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علیٰ کل شیءٍ شہید۔ کیسا اصدق الاقوال ہے۔ کہ بعد اون کی وفات کے نصاریٰ کے اتخاذ الٰہ کی اون کو کیا خبر ہوسکتی ہے لیکن یہ جواب مذکور حضرت عیسیٰ کا درصورت ان کے نزول ثانوی کے حسب تقریر حضرت اقدس کے ضرور بالضرور غلط ہے۔ لہٰذا ایسے امر غلط کا اندراج قرآن مجید کی شان عالی سے بالکل پاک اور مبرا ہے۔ بشرطیکہ تدبر کیا جاوے۔ صدق اللہ تعالیٰ۔

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

محمد حسن امروہی

مسیح موعود کی جماعت کو جہاد کی ممانعت

برٹش گورنمنٹ کو ہندوستانی مسلمانون پر حکومت کرنے کے راہ مین سب سے بڑی مشکل مسئلہ جہاد ہے جسکو ممکن ہے کہ بعض دیگر تعلیمیافتہ مسلمانون نے بھی کسی حد تک ایسے رنگ مین سمجھا ہو جو درست ہو لیکن وہ شخصی اور مختلف رائین عوام کو ایسا فائدہ نہین دے سکتین جیسا کہ حضرت مسیح موعود کا حکم ۔ بہ حیثیت ایک چار لاکھ اور اس پر روز افزون ترقی کرنیوالی تعداد کی جماعت کے لئے جہاد کی خرابیون سے رکنے اور دوسرون کے روکنے کے ذریعہ سے گورنمنٹ کے راہ سے ان کانٹون کو ہٹاتا ہے چونکہ آجکل پولیٹیکل ہل چل کا زمانہ ہے اسواسطے ہم اپنی جماعت کی یاد دہانی اور سرکاری افسرون کی توجہ کیواسطے حضرت کا حکم جو آج سے آٹھ نو سال پہلے ممانعت جہاد کے لئے نظم کے لطیف پیرایہ مین شائع ہوا تھا اس جگہ خوشخط درج کر دیتے ہین ۔

ممانعت جہاد

۱۔ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

۲۔ اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے — دین کے تمام جنگون کا اب اختتام ہے

۳۔ اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

۴۔ دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

۵۔ کیون چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو — جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اُس خبیث کو

۶۔ کیون بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر — کیا یہ نہین بخاری مین دیکھو تو کھول کر

۷۔ فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ — عیسیٰ مسیح جنگون کا کر دے گا التوا

۸۔ جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا — جنگون کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا

۹۔ پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند — کھیلینگے بچے سانپون سے بیخوف و بیگزند

۱۰۔ یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا — بھولین گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

۱۱۔ یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا — وہ کافرون سے سخت ہزیمت اُٹھائیگا

۱۲۔ اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے — کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

۱۳۔ القصہ یہ مسیح کے آنیکا ہے نشان — کر دیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیان

۱۴۔ ظاہر ہین خود نشان کہ زمان وہ زمان نہین — اب قوم مین ہماری وہ تاب و توان نہین

۱۵۔ اب تم مین خود وہ قوت و طاقت نہین رہی — وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہین رہی

۱۶۔ وہ نام وہ نمود وہ دولت نہین رہی — وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہین رہی

۱۷۔ وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہین رہی — وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہین رہی

۱۸۔ وہ درد وہ گداز وہ رقت نہین رہی — خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہین رہی

۱۹۔ دل میں تمہارے یار کی اُلفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

۲۰۔ حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں حلاوت نہیں رہی

۲۱۔ وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس نہ وہ حکمت نہیں رہی

۲۲۔ دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

۲۳۔ وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

۲۴۔ ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

۲۵۔ سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنیکی رغبت نہیں رہی

۲۶۔ خوانِ تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی

۲۷۔ مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

۲۸۔ سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودّت نہیں رہی

۲۹۔ تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

۳۰۔ اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

۳۱۔ اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

۳۲۔ ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

۳۳۔ اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

۳۴۔ اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

۳۵۔ کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں

۳۶۔ تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے

۳۷۔ کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے

۳۸۔ اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اُس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے

۳۹۔ اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے

۴۰۔ سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

۴۱۔ پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

۴۲۔ پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے

۴۳۔ ایسا گماں کہ مہدیٔ خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا

۴۴۔ اے غافلو! یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

۴۵۔ یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

۴۶۔ اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

۴۷۔ تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

۴۸۔ پر تم نے اُن سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

۴۹۔ بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں

۵۰۔ باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں

۵۱۔ اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں

۵۲۔ آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں

۵۳۔ تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار

۵۴۔ لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

۵۵۔ ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

تمام مریدون کیلئے عام ہدایت

مجھے معلوم ہؤا ہے کہ جناب ویسرائے گورنر جنرل ہند اس تجویز کو طاعون کے علاج کے لئے پسند فرماتے ہین کہ جب کسی گاؤن یا شہر کے کسی محلہ مین طاعون پیدا ہو۔ تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤن یا اس شہر کے اس محلہ کے لوگ جن کا محلہ طاعون سے آلودہ ہے۔ فی الفور بلا توقف اپنے اپنے مقام کو چھوڑ دین۔ اور باہر جنگل میں کسی ایسی زمین مین جو اس تاثیر سے پاک ہے۔ رہائش اختیار کرین۔ سو مین دلی یقین سے جانتا ہون۔ کہ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے اور مجھے معلوم ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب کسی شہر مین وبا نازل ہو۔ تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دین ورنہ خداتعالےٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہرین گے۔ عذاب کی جگہ سے بھاگنا انسان کی عقلمندی مین داخل ہے۔ کتب تاریخ مین لکھا ہے۔ کہ جب خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ فتوحات ملک شام کے بعد اس ملک کو دیکھنے کے لئے گئے۔ تو کسی قدر مسافت طے کرنے کے بعد معلوم ہؤا کہ اس ملک مین سخت طاعون کا زور ہے۔ تب حضرت عمر رض نے یہ بات سنتے ہی واپس جانے کا قصد کیا اور آگے جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ تب بعض لوگون نے عرض کی کہ یا خلیفۃ اللہ کیون آپ ارادہ کو ملتوی کرتے ہین۔ کیا آپ خدا کی تقدیر سے بھاگتے ہین تو انہون نے فرمایا۔ کہ ہان مین ایک تقدیر سے بھاگ کر دوسری تقدیر کی طرف جاتا ہون۔ سو مسلمان کو نہین چاہئے۔ کہ دانستہ ہلاکت کی راہ اختیار کرے۔

خوب یاد رکھو۔ کہ جو کچھ یہ گورنمنٹ عالیہ کر رہی ہے اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے کر رہی ہے اور رعایا کی جان کی حفاظت کے لئے ایک کروڑہا روپیہ ضائع ہو چکا ہے اُس شخص جیسا کوئی نادان نہین کہ جو گورنمنٹ کے ان کامون کو بدظنی سے دیکھتا ہے سوائے میری جماعت! تم اطاعت کرنے مین سب سے پہلے اپنا نمونہ دکھلاؤ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ تم اب خدا کے فضل سے چار لاکھ کے قریب ہو اور تمہارا نمونہ بہتون کی جان کو بچائیگا مین تمہین حکم کرتا ہون کہ اگر تمہارے کسی شہر مین خدانخواستہ یہ وبا ظاہر ہو جائے۔ تو سب سے پہلے تم اُس زمین کو چھوڑ دو۔ جو طاعون سے آلودہ ہے۔ ہان مین اسی قدر پر کفایت نہین کرونگا۔ کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو بلکہ اے خدا کے بندو! مین اس بات سے بھی تمہین اطلاع دیتا ہون۔ کہ یہ طاعون خود بخود اس ملک مین نہین آئی۔ بلکہ اس خدا کے ارادہ اور حکم سے آئی ہے جس کے حکم کے ماتحت ذرہ ذرہ زمین اور آسمان کا ہے اور مجھے معلوم کرایا گیا ہے۔ کہ کثرت گناہون کی وجہ سے وہ تمہارا خدا اہل زمین پر ناراض ہے۔ سو تم توبہ اور استغفار کو لازم حال رکھو اور جیسا کہ تم اس زمین کو چھوڑو گے۔ جو طاعون سے آلودہ ہے ایسا ہی تم ان خیالات کو بھی چھوڑ دو جو گناہون سے آلودہ ہین۔ اے میری جماعت! مین ہمیشہ تم مین نہین رہونگا یہ میرے کلمات یاد رکھو۔ کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہین ہوتا۔ جب تک کہ آسمان پر پہلے قرار نہ پالے۔ سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ اس سے ڈرو اور ایک سچی تبدیلی پیدا کرو تا تم عذاب سے بچائے جاؤ اور یاد رکھو۔ کہ یہ طریق شوخی اور شرارت کا طریق ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو اور اس کی عنایات کو آزما چکے ہو تم اس پر بدگمانی کرو یا اس کے حکم کے مطابق نہ چلو اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی۔ کہ اس کے ان احکام سے جو سراسر تمہاری بھلائی کے لئے ہین۔ منہ پھیر لو۔ مین وہی بات کرتا ہون جو تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ مجھے ضرورت نہین کہ گورنمنٹ کی خوشامد کرون۔ کیونکہ ایک ہی آقا ہے۔ جس کا مین نے دامن پکڑا ہے وہی جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے اور میں امید رکھتا ہون کہ اس وقت تک کہ مین مرون۔ کسی دوسرے کا محتاج نہین ہونگا۔ مگر اس بات کو کیونکر چھپا یا جائے کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے اور بجز اس کے کہ ہم اس گورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کرین۔ ہمارے لئے ایک بالشت بھی ایسی زمین نہین جو ہمین پناہ دے سکے جس خدا نے ہمارے آرام اور امن کے لئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے۔ اس کے ہم ناشکر گزار ہونگے اگر اس گورنمنٹ کا شکر نہ کرین اور اگر مین اس رائے مین غلطی کرتا ہون تو مجھے بتاؤ۔ کہ اگر ہم اس گورنمنٹ کے ملک سے علیحدہ ہو جاوین تو ہمارا ٹھکانہ کہان ہے تم سن چکے ہو۔ کہ ہمارے مخالف مولوی جن کے ہم زبان اس ملک مین اور دوسرے ملکون مین کروڑہا انسان ہین صدہا رسالون اور اشتہارون اور اخبارون مین ہماری نسبت کفر کے فتوے شائع کر چکے ہین۔ اور نیز واجب القتل ہونے کی نسبت فتوے دے چکے ہین۔ بلکہ گذشتہ دنون مین مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی جو موحدین کا ایڈووکیٹ کہلاتا ہے۔ اور ایک اور صاحب سید محمد نام بھی فتوی ہمارے واجب القتل ہونے کے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مین شائع کر چکے ہین اب بتلاؤ۔ کہ اس گورنمنٹ کے سوا تمہارا گذارہ کہان ہے اور کونسی اسلامی سلطنت تمہین پناہ دے سکتی ہے سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور سچے دل سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کرو اور کسی صلہ کی بھی خواہش نہ کرو۔ کیونکہ یہ صلہ تھوڑا نہین ہے۔ کہ تمہاری عزت اور جان کا محافظ خداتعالےٰ نے اسی گورنمنٹ کو ٹھہرایا ہے۔

یہان اپنی جماعت کی اطلاع کے لئے اس قدر اور بڑھا دینا بھی ضروری ہے کہ گورنمنٹ نے بڑی مہربانی سے یہ ارادہ کیا ہے۔ کہ جو لوگ ان تجاویز پر عمل کرین۔ ان کو ہر طرح سے مدد دے اور ان کی سہولت کے لئے انتظام کرے۔ اس لئے ہم یہ بھی امید کرتے ہین۔ کہ ایسے اضلاع مین جیسے مثلاً سرحدی اضلاع ہین۔ جہان باہر میدانون مین نکلنے مین جانون کا خطرہ ہے۔ اور خصوصاً احمدیون کو جن پر مولوی لوگ قتل کے فتوے دے چکے ہین۔ گورنمنٹ اس انتظام کے علاوہ جو دوسری جگہ ان کے مالون کی محافظت کے لئے کرنے کا ارادہ کیا ہے ایسے مقامات پر لوگون کی جانون کی حفاظت کا بھی انتظام کرے گی۔ پس جو لوگ باہر نکلین انہین چاہیئے۔ کہ گورنمنٹ مین ایسی درخواست کرین کہ گورنمنٹ ان کی جانون اور مالون کی محافظت کا کافی انتظام کرے

والدعا

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود

۲۲ر اگست ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نظم

جو اکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی نے بروز جمعہ قبل از نماز عصر حضرت کی خدمت میں سنائی اور حضرت نے فرمایا ۔ کہ بڑی لطیف نظم ہے۔ اخبار بدر میں چھپنے کیلئے دیدو

بچالے رنج و حرماں سے چھڑا اے قید عصیاں سے
مسیحائے زماں بڑھکے ہے تو ہر جن و انسان سے
ترا رتبہ ہے بڑھکر جبکہ داؤد و سلیمان سے
ہی تیرے آستاں پر اک ہجوم راستاں ہر دم
بنایا اس نے وقف تلخکامی جان شیرین کو
نجیب آباد ہو یا لکھنؤ ہو یا کہ دلی ہو
نہ کچھ گلچین کا کھٹکا ہے نہ کچھ صیاد کا غم ہے
کلید کامیابی بنگئی ہر ایک ناکامی
اقارب جن عقارب نیش زن احباب بھی دشمن
بھرا ہے دامن امید کیا کیا کامیابی سے
بہت سی سختیاں اب تک ہی ہیں زنجیر پا باقی
غم فرط گنہگاری ہی نشتر زن رگ جان پر
غم روز جزا نے لوٹ لی جمعیت خاطر
ترا دست توجہ دستگیری کچھ بھی فرمائے
تسلط قلب پر میرے نہ حاصل اس کو ہو ہرگز
تعلق مدتوں میرا رہا عشق مجازی میں
مگر اب تو تصور سے بھی اس حالت کے نفرت ہے
ہی تیرے عشق میں لیکن عجب حالت مری دل کی
ہی کوئی چیز سینہ میں گھسا جاتا ہے دم جس سے
ہی کو عشق کہتے ہیں جو ہے غارت گر راحت
سوا ہی عشق احمد جبکہ اس عشق مجازی سے
وہی جوش جنوں ہی پھر وہی بیتابیاں دل کی
بہار باغ احمد جوش پر ہے ضبط ہو کیونکر
مجھے امید ہے یہ جوش الفت رنگ لائیگا
جسے فرہاد کہتے ہیں وہ اک مزدور ہی تو تھا
اگر اب قیس بھی ہوتا تو وہ غرق عرق ہوتا
نہ ہوں میں بلبل خستہ نہ ہوں قمری افسردہ
گمیاں مہدی مسعود گل ہے تو میں بلبل ہوں
بس اب خاموش اے اکبر بیان درد دل تیرا
مخاطب ہو کے پھر کہتا ہوں میں مہدی دوراں سے

مخاطب ہو کے یہ کہتا ہوں میں مہدی دوراں سے
ترے رتبہ کو دیکھے کوئی اگر چشم عرفان سے
تو ہو سکتی نہیں دارا کو نسبت تیری دربان سے
ترے خدام ہیں اکثر سوا رتبہ میں لقمان سے
نہیں ہی چاشنی حیف جو تری اس بزم عرفان سے
بھلا جاتا [illegible] بہشت کوئے جانان ہی
یہ کسکی تاب ہے مجھ کو نکالے اس گلستان سے
عجب کچھ گل کھلے گل چینی خار مغیلاں ہی
چھٹا ہوں احمدی بنکر میں سب کی قید احسان سے
ہی جب سے گوہر غلطاں کی بارش ابر مژگاں سے
مثال نالۂ زنجیر میں نکلا ہوں زندان سے
عطا کر مرہم تسکین مسیحا دست احسان سے
پریشاں میں سوا ہوں آجکل زلف پریشاں سے
تو مثل آئینہ دامن ہو میرا پاک عصیان سے
بچالے اپنے خادم کو مسیحا دست شیطاں سے
کبھی گیسوئے پیچاں سے کبھی زلف پریشاں سے
نہیں گرتی ہی اب بجلی تبسم ہائے جاناں سے
زباں سے ہو وہ ظاہر یہ باہر مرے امکان سے
چھپی جاتی ہی چھاتی ضبط ہو کس طرح انساں سے
مگر راحت عجب کچھ ہی اسی میں سوز پنہاں سے
تو خون ضبط بہ نکلے نہ کیونکر پھر رگ جان سے
لہو جاری ہی پھر بن بن کے پانی چشم گریاں سے
جنون تازہ ہوا پھر نالہ ہائے عندلیباں سے
سنو رنگا حرف تسکین میں لب مہدی دوراں سے
بھلا کیا مجھ کو نسبت ایسے اک کم رتبہ انسان سے
طریق عشق مجھ سے سیکھتا آکر بیابان سے
نہ گل سے واسطہ مجھ کو نہ کچھ مطلب گلستان سے
غرض ہی عشق مجھ کو تو فقط مہدی دوران سے
طوالت میں نہ بڑھ جائے شب تاریک ہجراں سے
بچالے رنج و حرماں سے چھڑا اے قید عصیاں سے

نظم

(از حافظ سید تصور حسین صاحب مہاجر)

کیوں مجھ پہ نظر مہر کی شاہا نہیں کرتے — کیوں ذرہ نوازی مرے مولا نہیں کرتے
کیوں میری دعا میرے مسیحا نہیں کرتے — کیوں آپ علاج دل شیدا نہیں کرتے
جان بخشی تو ادنی ہے اک اعجاز تمہارا — کیوں میرے دل مردہ کو زندہ نہیں کرتے
بے دین ہیں بدبخت ہیں مردود ازل ہیں — خاک در والا کو جو سرما نہیں کرتے
جو دل سے مٹاتے نہیں اس نقش خودی کو — دیدار خدا مر کے بھی پایا نہیں کرتے
وہ دشمن جان اپنے ہیں اور اندھے ہیں دلکے — جو قلب میں الفت تری پیدا نہیں کرتے
ایمان ہے مرا آپ مسیحائے زمان ہو — وہ کرتے ہو جو حضرت عیسی نہیں کرتے
پرواہ نہیں جز غم دین انکو شب و روز — دنیا پہ نظر بھی ترے شیدا نہیں کرتے
اللہ کی امداد ہے جن لوگوں کے ہمراہ — جو لڑتے ہیں ان لوگوں سے اچھا نہیں کرتے
اے منحرفو! تم کو تکبر نے ڈبویا — ورنہ یم رحمت سے کنارا نہیں کرتے
مامور من اللہ سے ہٹائی ہے لڑائی — کیوں بے خرد و خوف خدا کا نہیں کرتے
اللہ کے غصہ کے نشان دیکھ رہے ہو — پھر ڈرتے نہیں قہر سے تقوی نہیں کرتے
اللہ نے تمہارے لئے بھیجا ہے مسیحا — تم پھر بھی علاج اپنے مرض کا نہیں کرتے
پیدا ہی نہیں جن کی طبیعت میں رسائی — وہ بات کی تہ تک کبھی پہنچا نہیں کرتے
جھٹلاتے ہیں بدبختی سے صادق کو ستم ہے — مطلق یہ کبھی خوف خدا کا نہیں کرتے
کچھ دل میں ڈرو قہر خدا سے میری پیارو — دن کاٹتے غفلت میں ہو اچھا نہیں کرتے
خفاش بصیرت جو ازل سے ہیں آویس آہ — خورشید کے جلوے انہیں سوجھا نہیں کرتے

دیگر

عزیزو جو حق کی رضا چاہتے ہو — خدا کے پیارے بنا چاہتے ہو
کرو خاک بوسی مسیح زمان کی — جو اللہ کو خوش کیا چاہتے ہو
کرو زہد و تقوی شرارت کو چھوڑ دو — جو دونوں جہان کا بھلا چاہتے ہو
نہ ٹھٹھا کرو بات پر مرزا ان کی — خدا سے جو نور و صفا چاہتے ہو
نہ تکلیف دو بندگان خدا کو — اگر رحمت کبریا چاہتے ہو
خدا سے ڈرو یہ مصیبت کے دن ہیں — دعائیں کرو جو بھلا چاہتے ہو
خبر زلزلوں کی خدا دے رہا ہے — تم اس فتنہ سازی سے کیا چاہتے ہو
جفا کا زیان چھوڑ دو بہر مولا — جو اللہ سے تم وفا چاہتے ہو
طبیب الہی بلاتا ہے تم کو — چلو جو مرض کی دوا چاہتے ہو
بنو تم گدا آج احمد کے در کے — جو سلطان عقبی بنا چاہتے ہو
کرو آکے بیعت امام زماں کی — جو نار سقر سے بچا چاہتے ہو
آویس اس کے در پر کرو جبہ سائی — اگر تم خدا کی رضا چاہتے ہو

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

تاج الدین ولد عبد اللہ ۔ گھٹالیان ضلع سیالکوٹ
بہاؤ الدین ولد شاہدین صاحب 〃 〃 〃
محمد دین ولد حسین بخش صاحب 〃 〃 〃
حسین بخش ولد نظام الدین 〃 〃 〃
یوسف علی ۔ محرر چونگی ۔ چنیوٹ ضلع جھنگ
فضل کریم ۔ ویٹرنری اسسٹنٹ ۔ گوجرات
خلیل محمد نمبر دار ۔ ہیران ضلع لودیانہ
عنایت اللہ ۔ کھماچوں ۔ بنگہ ۔ جالندہر
عبد المجید خان ویٹرنری اسسٹنٹ کیڈر ۱۳ لاہور
بڈھے خان ۔ انجن ڈرائور ۔ اوجھانوالی
غلام حیدر ۔ نیکس گنج ۔ تحصیل مردان
سعد اللہ 〃 〃 〃
فقیر محمد ۔ محکمہ بارک ماسٹری ۔ نوشہرہ
مسماۃ پناہ بی بی گھٹالیان ۔ پسرور سیالکوٹ
حسین بخش معہ اہلیہ 〃 〃 〃
نواب خان معہ اہلیہ 〃 〃 〃
زینب 〃 〃 〃
غلام قادر دوگامان 〃 〃 〃
اہلیہ نظام الدین صاحب 〃 〃 〃
اہلیہ بہاؤ الدین صاحب 〃 〃 〃
مسمات جنت بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ میاں شہاب الدین صاحب 〃 〃
میاں فیروز الدین صاحب
میاں بہاول خان صاحب 〃 〃 〃
میاں غلام محمد صاحب نقل نبد راولپنڈی
میاں گلن خان صاحب میرٹھ مقبرہ آکو
میاں بوستان خان موضع جلال مندا راولپنڈی
حافظ الٰہی بخش صاحب ۔ پٹیالہ
میاں قطب الدین صاحب ۔ حسن پور
محمد علی صاحب ۔ گھٹالیان پسرور سیالکوٹ
احمد علی صاحب 〃 〃 〃
غلام محمد صاحب 〃 〃 〃
میاں خورشید عالم صاحب 〃 〃 〃
مسمات حسن بی بی 〃 〃 〃
مساۃ رسول بی بی 〃 〃 〃

مساۃ رسول بیگم ۔ گھٹالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
مساۃ سردار بیگم 〃 〃 〃
مساۃ راج بی بی 〃 〃 〃
مساۃ ریشم بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ احمد علی صاحب 〃 〃 〃
رسول بی بی اہلیہ میاں غلام علی 〃 〃 〃
طالع بی بی اہلیہ کرم دین صاحب 〃 〃 〃
مسمات رابعہ بی بی 〃 〃 〃
مسمات فاطمہ بی بی 〃 〃 〃
میاں اقبال احمد صاحب 〃 〃 〃
میاں بشیر احمد صاحب 〃 〃 〃
میاں مولا بخش صاحب 〃 〃 〃
مدو خان صاحب ٹرک کمپنی نمبر ۵ سوج گورکہ کشمیر
سندھو خان صاحب معہ اہلیہ ۔ کاٹھہ گڑھ ہوشیارپور
میاں نذر محمد صاحب 〃 〃 〃
مسمات ودی 〃 〃 〃
مسمات الفت بی بی 〃 〃 〃
مسمات رحیمی 〃 〃 〃
مسمات عظمت بی بی
گھسیٹا ۔ چونڈہ ۔ سیالکوٹ
میاں احمد دین صاحب 〃 〃
میاں اللہ دتا صاحب گھٹالیان پسرور سیالکوٹ
میاں محمد دین صاحب 〃 〃 〃
مسمات تابی 〃 〃 〃
مسمات محمد بی بی 〃 〃 〃
میاں چراغ دین صاحب معہ اہلیہ 〃 〃
میاں بڈھا معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں مطیع اللہ صاحب 〃 〃 〃
میاں حاکم 〃 〃 〃
میاں فضل دین صاحب معہ اہلیہ 〃 〃
ملک محمد صاحب معہ اہلیہ 〃 〃
سید محمد ارزانی صاحب 〃 〃 〃
میاں بوٹا معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں حسین معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں حاکم معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں سید احمد صاحب معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں مہتاب خان صاحب 〃 〃 〃

نواب ۔ گھٹالیان ۔ پسرور سیالکوٹ
سردار معہ اہلیہ 〃 〃 〃
منشی راول معہ اہلیہ ۔ سرہالہ کلاں ہوشیارپور
میاں کریم بخش صاحب ۔ سیالکوٹ
اہلیہ مولوی حسن علی صاحب مرحوم ۔ مام سرہالہ گل پور
میاں عبد المطلب صاحب کوٹ چہوکرہ مردان
میاں غلام محمد صاحب معہ اہلیہ گھٹالیان پسرور سیالکوٹ
قادر 〃 〃 〃
میاں بابا 〃 〃 〃
میاں محمد دین صاحب 〃 〃 〃
میاں کرم دین صاحب 〃 〃 〃
میاں غلام حیدر صاحب 〃 〃 〃
میاں حسین صاحب 〃 〃 〃
طا معہ اہلیہ 〃 〃 〃
حسین بی بی اہلیہ حسین 〃 〃 〃
ابراہیم معہ اہلیہ 〃 〃 〃
مسماۃ حیات بی بی اہلیہ نظام الدین 〃 〃 〃
امام بی بی والدہ ابراہیم 〃 〃 〃
رحمت خان ولد عبد الکریم
محمد بی بی اہلیہ حیات محمد 〃 〃 〃
رحیم بخش صاحب معہ اہلیہ 〃 〃 〃
عمر بی بی 〃 〃 〃
میاں رحمت اللہ صاحب 〃 〃 〃
نور احمد صاحب 〃 〃 〃
سید بی بی والدہ نور احمد صاحب 〃 〃
مسمات بڈھی اہلیہ جھنڈا 〃 〃 〃
یوسف علی شاہ صاحب چنیوٹ جھنگ
میاں ننھو ۔ گڈہ شنکر
میاں عبد الصمد طالب علم انگلش ہائی سکول
بھگوسرائے موگھیر
مسمات غلام فاطمہ دختر محمد دین دہرم کوٹ بگہ
ضلع گورداسپور
میاں مہ سے ۔ نور پور چک ۲۷۴ تحصیل سمندری
میاں امام الدین صاحب وزیر آباد
مستری حسن الدین صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
میاں کریم بخش صاحب ملتان
میاں عبد الاحد صاحب 〃 〃 〃

میاں محمد ۔ ملتان
میاں سلطان محمد صاحب کوٹلی لوہاران سیالکوٹ
میاں شمس الدین صاحب پیرزادہ بنور
نواب خان صاحب سفید پوش موضع مدوم
پھگواڑہ ۔ جالندہر
میاں رمضان ۔ بن باجوہ ۔ سیالکوٹ
میاں محمد بخش صاحب ۔ کہاریاں ۔ گجرات
شیخ نیاز دین صاحب ۔ یروان
رحیم بخش صاحب کمپونڈر ملٹری ہسپتال گڈہ مہان
مسمات بیگم بی بی اہلیہ اللہ دتا صاحب
مسمات مائی مسوران کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازیخان
مسمات عائشہ 〃 〃 〃
میاں محمد دین صاحب نمبردار موضع لاٹھر ۱۱۶ء
سانگلہ ۔ گوجرانوالہ
محمد شریف ولد امیر شاہ صاحب تاجر کرنگو برٹش
ایسٹ افریقہ ۔
میاں عبد اللہ خان صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر
ادیرپور ۔ ضلع کراچی ۔
میاں رحمت اللہ صاحب مصار بنڈر ریاست پٹیالہ
اہلیہ امام الدین صاحب جسوکے دہار ووالہ گجرات
مسمات محفوظ بی بی بنت حافظ نور الحسن صاحب
منٹگمری ۔
میاں اللہ بخش معہ اہلیہ ۔ کٹرہ رام گڑھیاں
امرتسر ۔
چینڈا 〃 〃 〃
میاں نور حسین صاحب نائب مدرس لونڈووال
چونترہ ۔ اٹک
میاں عبد الغنی صاحب سپاہی کمپنی ۱۵
پلٹن ۵۵ء نوشہرہ
منشی قربان علی ۔ سب پوسٹماسٹر ۔ مراونگر
ضلع میرٹھ
میاں برکت علی صاحب ہال پور
اہلیہ غلام حسن سفید پوش چک ۱۰۵ء علی آباد
لائل پور
میاں محمد بخش صاحب محلہ خوجیان گجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

اعجاز احمدی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱ر

جنگ مقدس ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

شہادت آسمانی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۳ر

جام شہادت ۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱ر

القول الصحیح ۔ اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱ر

رویائے صالحہ ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۲ر

الوصیۃ ۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲ر

نور الدین ۔ مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت اسلامی مسائل پر بہترین بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۱۰؍

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں ۔ قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب ۔ بچوں کے لئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۸ر

نظم مستورات ۔ مستورات کے لہجہ پر ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی ۔ الاد اود اسے قیمت ۱ر

انڈکشنری ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں اُن سے کون غافل ۔ حقیقت میں اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے ۔ وہ کسی اور کو نصیب نہیں ۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفوں نے اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا ۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچوں میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر بحث کی گئی ہے اور اصل اسلامی تعلیم کو نہایت عمدہ طور سے رکھ کر مخالفین کے اعتراضوں کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے ۔ کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دھوم مچ گئی ہے چونکہ یہ مضمون رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں متفرق طور پر لکھے گئے تھے اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق ڈرافسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونوں مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالوں میں بہت عمدہ چھاپ دئے ۔ یہ دونوں رسالے دفتر بدر بک ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں ۔ قیمت رعایتی یہ ہے ۔

غلامی ۳ر ۔ عصمت انبیاء ۴ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔